مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب تاحال بعارضہ فالج علیل ہیں صحت کی ترقی ایک مقام پر آکر رک گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

جلد ۳۵ | ۵ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۱۵ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۵ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۸

اتحاد ـــ یا ـــ افتراق

یکم جولائی کو نئی دہلی میں مسٹر گاندھی نے اپنی ایک پرارتھنائی تقریر میں کہا ہے "کہ میری تقریروں کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے۔ کہ میں جغرافیائی اتحاد کے پیچھے بھاگ رہا ہوں"

معلوم نہیں آپ پر یہ الزام کس نے لگایا ہے۔ پچھلے دنوں سے ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں۔ کہ آپ تقسیم وتشتت کے دیوتا کی پوجا کر رہے ہیں۔ بنگال اور پنجاب کی تقسیم آپ ہی کے اشاروں سے ہوئی ہے۔ آپ ہی نے پہلے پہل سکھوں اور سرحدی صوبہ کو مسلم لیگ کے خلاف لڑنے پر ابھارا۔ آپ ہی کے مشورہ سے کانگرس نے وہ ریزولیوشن پاس کیا جس میں ۱۶ رمئی کی تجویز اور اس کی لندنی تشریح کو تسلیم کر لینا ظاہر کیا۔ لیکن اس میں ایک ایسا ٹکڑا چسپاں کر دیا۔ کہ جس نے تسلیم کو انکار سے بدل دیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بنگال اور پنجاب بھی تقسیم ہو کر رہا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ خود ہندوستان تقسیم ہوا۔ کیونکہ اگر کانگرس یہ ریزولیوشن اس طرح پاس نہ کرتی۔ اور سیدھی طرح ۱۶ رمئی کی تجویز کو مان لیتی۔ تو موجودہ صورت حال نہ پیدا ہوتی۔ اور ہندوستان اس طرح ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتا جس طرح اب ہوا ہے۔ بلکہ الگ الگ منطقے ہونے کے باوجود ایک مرکز قائم رہتا یہ سب کچھ گاندھی جی کی راہ نمائی میں ہوا۔ اس لئے جس نے بھی کہا ہے کہ گاندھی جی جغرافیائی اتحاد کے پیچھے بھاگ رہے ہیں غلط کہا ہے۔ اگر آپ جغرافیائی اتحاد کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے تو پنجاب اور بنگال ہی کیوں تقسیم ہوتا۔ پھر اب آپ دیکھئے تو سہی کہ آپ صوبہ سرحد کو پاکستان سے الگ کروانے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اور خان عبدالغفار خان کو پٹھانستان قائم کرنے میں ہر طرح کی مدد دے رہے ہیں۔ اور اس بات کی بھی پروا نہیں کرتے۔ کہ پٹھانستان کا سوال اٹھانا صریحاً ۳ جون کی تجویز کی خلاف ورزی جس کو آپ کے مشورہ سے کانگرس نے تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ لطف یہ ہے کہ آپ اس معاملہ میں ایسی ایسی منطقی بدلیجیاں نکال رہے ہیں۔ کہ جن کو سوا آپ کے کوئی اور ہندوستانی یا دوسرے ملک والا سمجھ نہیں سکتا۔ اس لئے گاندھی جی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ اب اتحاد کے خواہ کسی قسم کا ہو۔ اور کسی کے درمیان ہو حامی ہے بڑی غلطی ہے

آجکل تو آپ زیادہ تر یہی سوچتے رہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح پٹھانستان بن جائے۔ اور یہ صوبہ بھی پاکستان سے الگ ہو جائے۔ اور پاکستان اور بھی کمزور ہو جائے۔

ایک نیک مشورہ

نئی دہلی میں ۲ رجولائی کی پرارتھنا میں گاندھی جی نے ایک انکشاف کیا ہے کہ بعض لوگ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ اور مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ آپ ہندوستانی سیاست سے الگ ہو جائیں واقعی ہندوستان کی سیاست خاصکر کانگرس نے مغربی اثر کے تحت اس چیز کو ایسا خراب کر دیا ہے۔ کہ اب اس کو سیاست کہنا ہی غلط ہے کیونکہ اگر سیاست انسانی زندگی کا ہی ایک پہلو ہے۔ تو یقیناً انسانی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی طرح اس کی بنیاد بھی جب تک عدل وانصاف حق وصداقت الغرض وسیع اخلاق پر نہ ہو۔ تو یہ ایک شیطانی گورکھ دھندے کے سوا کچھ بھی نہیں رہ جاتی۔

آج ہم دنیا کی سیاسی کشمکش کو دیکھتے ہیں۔ تو اس کو سراسر اخلاق سے تہی دامن پاتے ہیں۔ کیا انفرادی اور کیا اجتماعی طور پر انسان اس قدر مکار کذاب اور حیلہ جو ہو گیا ہے۔ کہ نہ کسی فرد کو دوسرے فرد پر اعتماد رہا ہے اور نہ کسی قوم کو دوسری قوم پر۔ ظاہر میں کچھ وعظ ہو رہا ہے۔ لیکن درپردہ کچھ اور ہی ارادے ہیں۔ آخر یہ کھیل کب تک کھیلا جاتا رہے گا۔ فرد فرد کے مقابل اور قوم قوم کے مقابل ڈٹی ہوئی ہے۔ اور جائز و ناجائز طریقے سے ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے پر تلی ہوئی ہے۔ کون نیک انسان ہے جو اس سیاسی سمندر میں غوطہ لگا کر اپنا دامن خشک رکھ سکتا ہے؟

اس لئے ہماری بھی رائے ہے۔ کہ اگر گاندھی جی ایسی سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں تو بہتر ہے۔ اب آپ کی عمر بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ صرف خدا کی یاد میں لگ جائیں۔ شائد آپ کو وہ حقیقی روشنی مل جائے۔ جو دیرپا ہو۔ اور آئندہ آپ کے لئے چراغ راہ کا کام دے۔ نیز آپ نے اپنی زندگی میں اتنا کام کیا ہے۔ کہ اب آپ کو آرام کرنا چاہیئے ؛

ب ز عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کیلئے تحریک دُعا

مرتبہ: خورشید احمد

قادیان ۴ رماہ وفا۔ آج خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب ایک ماہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں۔ اور اب تو بہت ہی کمزور ہوگئے ہیں۔ دو دن سے قریبًا بے ہوشی کی حالت ہے۔ ہماری جماعت ابھی بہت تربیت کی محتاج ہے۔ لیکن ایسے صحابہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی حالات سے واقف ہوں۔ اب بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ یہ لوگ جماعت کے لئے ایک قیمتی دولت اور خزانہ ہیں۔ اور یہ جتنے کم ہوتے جاتے ہیں۔ اتنی ہی جماعت کی روحانی ترقی خطرے میں پڑتی چلی جاتی ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ ان صحابہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں تاکہ ان کا وجود لمبے عرصہ تک ہمارے درمیان موجود رہے۔ حتیٰ کہ ہماری جماعت روحانی لحاظ سے اپنے پاؤں پر آپ کھڑی ہو جائے۔ اور اس میں ایسے وجود بکثرت پیدا ہو جائیں جو قربانی اور اخلاص میں صحابہ کا رنگ رکھتے ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک مالی اور جانی قربانی کا تعلق ہے بے شک نئے نئے نوجوان آگے آرہے ہیں۔ لیکن روحانی رنگ ظاہری قربانیوں سے ایک علیٰحدہ چیز ہے۔ دعائیں کرنا۔ محبت الٰہی حاصل کرنا۔ کلام الٰہی پر غور اور تدبر کرنا۔ صفات الٰہیہ پر غور کرنا۔ انہیں پہلے اپنے اندر اور پھر دوسروں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا یہ اصل روحانیت ہوتی ہے۔ ظاہری قربانی تو غیر قوموں میں بھی موجود ہوتی ہے۔ لیکن یہ قربانی اصل روحانیت کے سامنے ایک ہیچ چیز ہے

گرمی کی شدت کا ذکر

اس کے بعد حضور نے اپنی علالت کا ذکر فرمایا اور پھر گرمی کی غیر معمولی شدت اور اس کے نتیجہ میں مختلف بیماریاں پیدا ہونے کا ذکر کیا۔ اور فرمایا سب دوستوں کو مل کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بارانِ رحمت نازل فرمائے۔ اور اپنے فضل سے ہمیں ایسے امراض سے بچائے۔ جن کی وجہ سے ہمارے کاموں میں کمزوری پیدا ہونے کا احتمال ہو اور جن کی وجہ سے ہم دین کی پوری طرح خدمت کرنے سے معذور ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ نشان

اس کے بعد حضور نے ۲۸ رفروری ۱۹۴۷ء کی بیان فرمودہ اپنی ایک رویا کا ذکر فرمایا۔ جس میں بچھوؤں اور آگ کے شعلوں کا ذکر تھا اور جو موجودہ فسادات پنجاب میں نہایت عظیم الشان طریق سے پوری ہو رہی ہے۔ (اس رویا کا کسی قدر مفصل ذکر الفضل مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۴۷ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور نے فرمایا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت اس کی بکثرت اشاعت کرے۔ تو یقینًا یہ بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت اور ایمان کا موجب ہو سکتا ہے۔ رویا کے آخری حصہ میں قرآن مجید پڑھنے کا ذکر ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ موجودہ فسادات کو دور کرنے کا صرف یہی طریق ہے۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کیا جائے اور اسے دنیا میں پھیلایا جائے۔ پس ہماری جماعت کو قرآن مجید کی تعلیم پر خود بھی عمل کرنا چاہیئے۔ اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور تبلیغ کی طرف غیر معمولی طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

(اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

مشرقی افریقہ کے اہم مقامات میں احمدی مبلغین کا ورود

چار نئے تبلیغی مراکز

دار السلام ۳۰ رجون۔ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ وہ مبلغین جو فروری کے آخر میں یہاں وارد ہوئے۔ اور اس وقت تک ٹبورا میں زبان سیکھ رہے تھے۔ تین ماہ کی تعلیم کے بعد مختلف مقامات پر مراکز قائم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ (۱) جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب مولوی فاضل کسمو۔ (۲) مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مولوی فاضل اور مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مولوی فاضل کو نیروبی (۳) مولوی جلال الدین صاحب قمر مولوی فاضل اور حکیم محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل ٹانگانیکا (۴) مولوی نور الحق صاحب انور کو یوگنڈا میں متعین کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مخلص مجاہدین کو تاریک براعظم کو منور کرنے کی توفیق بخشے اور سیاہ فام لوگوں کو نورِ ایمان عطا فرمائے جس سے وہ احمدیت کا زندہ نشان اور ساری دنیا کی ہدایت کا موجب بن جائیں۔ آمین

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نہایت شدید علالت

جیسا کہ احباب کو اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوتا رہتا ہے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ایک ماہ سے بہت ہی شدید طور پر علیل ہیں۔ بیہوشی کے دورے برابر پڑتے ہیں۔ سخت گھبراہٹ اور بے چینی رہتی ہے۔ غذا کچھ نہیں رہی۔ کمزوری اور نقاہت بے حد ہو گئی ہے۔ اور گھر والوں کے دن رات نہایت پریشانی میں گزر رہے ہیں۔ اس دوران میں بیرونجات سے احباب کے خطوط مزاج پرسی کے بکثرت آئے اور آرہے ہیں۔ لیکن احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت میر صاحب اپنی شدید علالت کے باعث کسی ایک خط کا بھی جواب دینے سے معذور ہیں۔ احباب جواب کا انتظار نہ فرمائیں۔ مگر حضرت میر صاحب محترم کی صحت کے لئے برابر خداوند کریم کے حضور دعا کرتے رہیں۔ خبر نہیں کس بزرگ کی دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہو۔ اور حضرت میر صاحب کو شفا نصیب ہو جائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسماعیل پانی پتی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام موٹر ٹریننگ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قادیان میں مکمل موٹر ٹریننگ یعنی موٹر ڈرائیونگ اور موٹر میکینکس کی ٹریننگ کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ مختلف گروپوں میں ٹریننگ ہوگی۔ اس وقت پہلا گروپ ٹریننگ لے رہا ہے۔ ہر گروپ کے لئے پندرہ دن کا کورس ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ مقامی و بیرون کے جو خدام ٹریننگ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ جلد از جلد مبلغ ۱۵/- روپے بطور فیس کھلائی دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ رقم وصول ہونے پر فورًا ہی انکو اطلاع بھیجدی جائیگی۔ کہ ان کی ٹریننگ کب سے شروع ہوگی۔ مقامی و بیرونی کے جن خدام نے پہلے سے نام دیئے ہوئے ہیں وہ بھی جلد از جلد رقم جمع کرا دیں۔

(نائب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

طبیب کیسا ہونا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے لئے

ایک روز حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دواخانہ نور الدینؓ میں تشریف لائے۔ اور اپنی نوٹ بک دکھلائی۔ اس میں وہ ہدایات بھی درج تھیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے لئے تحریر فرمائی تھیں۔ مولانا راجیکی صاحب کے شکریہ کے ساتھ ناظرین الفضل کو بھی ان پاک باتوں میں شریک کرتا ہوں۔ ایلوپیتھک طب کے لئے تو بقراط کا ہدایت نامہ ہے۔ مگر احمدی ڈاکٹر اور طبیب حضرت اقدس علیہ السلام کے اس ہدایت نامہ کو حرز جان بنالیں۔ عبدالوہاب عمر

ہدایات

(۱) طب میں اضطراب۔ دعا۔ توجہ الی اللہ اور اپنی کم علمی اور کم فہمی سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے۔

(۲) پھر اگر مریض کے لئے تضرع اخلاص توجہ ہو۔ تو الہام الٰہی ہوسکتا ہے۔ ایک ہی علاج دنیا کے لئے اور وہی علاج عقبیٰ کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔

(۳) طب میں ضرور ہے اخلاص۔ تقویٰ رحم۔ فکر اسباب۔ مرض کی جستجو

(۴) قرآن کریم نے علماً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عملاً اس فن کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(۵) بڑے بڑے ڈاکٹر خود بینی کے سبب پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور منکسر متوجہ ان کے سامنے کامیاب ہوجاتے ہیں۔

(۶) طب ہر دلعزیزی کا بڑا موجب ہے۔ اسلامیوں نے تشریح کی طرف توجہ نہ کی۔ مگر توکل اور توجہ سے زیادہ کام لے کر وہاں تک پہونچے۔ کہ ان کے لاعلاج اب تک باعلاج نہ ہوئے

(۷) ادیب نہ ہو تو کتنا حرج ہے طبیب نہ ہو تو کتنا حرج ہے۔

(۸) طبیب کامیابی تک پہنچے تو گھبرائے نہ۔ متبع شریعت۔ حسن اخلاق شیریں کلام متواضع۔ خوش پیشانی۔ خوش لباس۔ خوش شکل۔ خوش معاش۔ لالچ مگر رضائے حق کا حریص۔ اگر کوئی چیز بغیر سوال کے دی جائے تو رد نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

(د) فتوح ممنوع

خبیث سے نظر کو بچائے۔ نظر کو نگاہ رکھے۔ خلقت پر امین ہو۔ متوکل خاشع۔ بجناب باری۔ دوسرے طبیب پر طعن نہ کرے۔ جاہل کو علم دینے سے ڈرے۔ دانا کو علم دینے سے اجتناب نہ کرے۔ طبیب خدا سے ڈر اور ملامت کرنے والوں سے نہ ہو۔ اور ان طبیبوں میں سے مت ہو۔ جو مریض کا علاج بروقت بد ہونے اس کے حال کے اس خیال سے نہیں کرتے۔ کہ مبادا اس کی موت کی نسبت سوء تدبیر کی جائے۔ پس اس سے فقرات نکلے ہوئے کو اپنی جگہ پر نہیں لوٹاتا (یعنی مریض اس قدر کمزور ہوگیا ہو کہ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے باہر نکل آئے ہوں۔ اور طبیب گھر والوں کو جواب دے دے۔ اب یہ مریض لاعلاج ہے۔ میں اس کا علاج نہیں کرتا۔ یہ پسندیدہ نہیں۔ خدا کی رحمت سے

ہو نا امید نہ ہونا چاہیئے ناقص) اور سر جان متقرحہ کو مرہم نہیں لگاتا۔ اور عضو رئیس سے نیزہ نہیں نکالتا۔ کہ روح نکل جائے گی۔ وہ قادر خدا مایوسوں کو شفا دیتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳۵ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا

تازہ فیصلہ

18

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط میں احمدی لڑکی کے رشتہ وناطہ کے پیش نظر مندرجہ ذیل قاعدہ موجود ہے۔

"چونکہ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ لوگ کسی احمدی لڑکی کا رشتہ لینے کی خاطر احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے کہ کسی نو احمدی کو اس کی تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی احمدی لڑکی کا رشتہ مرکز کی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے۔ اور جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو۔ کہ وہ رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے۔ اسے کسی وقت بھی احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں دیا جائے گا۔ تاوقتیکہ مرکز کو تسلی نہ ہو جائے۔ کہ اب وہ مخلص احمدی ہے۔ ایسی اجازت نظارت تعلیم کے واسطہ سے حاصل کی جائے گی۔"

(صفحہ ۲۳۶)

باوجودیکہ یہ قاعدہ موجود تھا۔ مگر پھر بھی گاہے گاہے خلاف ورزی کی شکایات موصول ہوتی رہتی تھیں۔ اور تحقیقات کے بعد ایسے اشخاص کے متعلق کارروائی کی جاتی تھی۔ حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک کیس پیش ہوا۔ جس پر حضور نے ذیل کا فیصلہ دیا۔ جو احباب جماعت کی آگاہی اور تعمیل کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اس کے بعد میں ایک اور امر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں دو سال سے مخفی طور پر احمدی ہوں۔ اور گزشتہ دو سال کا چندہ بھی دینے کو تیار ہوں۔ مجھے احمدی رشتہ دے دیا جائے۔ مقامی جماعت میں اختلاف ہوگیا ہے۔ کہ آیا اسے دو سال سے احمدی تصور کیا جائے یا نہ۔

یہ درست ہے کہ کسی شخص کے اپنے آپ کو احمدی کہنے پر ہم اسے احمدی سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اور اگر وہ کہتا ہے کہ میں دو سال سے دلی طور پر احمدی ہوں تو ہم اسے سچا سمجھیں گے۔ لیکن یہ معاملہ صرف ایمان تک محدود ہوگا [illegible] یہ معاملہ ہوگی معاملات میں ہم ظاہر پر حکم صادر کریں گے کیونکہ ہم اس کے دل کی حالت کو دیکھ نہیں سکتے۔

پس جن لوگوں نے اسے احمدی قرار دے کر رشتہ دینے کے حق میں رائے دی غلطی کی ہے۔ یہ کہنا کہ وہ گزشتہ دو سال کا چندہ دینے کے لئے بھی تیار ہے معاملہ کو اور مشکوک کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس طرح تو نہایت آسانی سے ہر شخص پچھلے چند سالوں کا چندہ دے کر رشتہ حاصل کرسکتا ہے۔"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۴۷ء)

حضور کا فیصلہ پیش کر کے نظارت تعلیم و تربیت عہدہ داران جماعت سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ نو مبایعین کے رشتہ د

رباعی

ساقی

تھی جان لبوں پہ تشنگی سے ساقی
مایوس تھا کوئی زندگی سے ساقی
صد شکر کہ آیا تو مسیحا بنکر
دی تو نے نجات خستگی سے ساقی

قیس مینائی

ائمة الاسلام حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱)

(از جناب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب احمدی)

نام

آپ کا اسم گرامی ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزیہ جعفی ہے آپ کی ولادت باسعادت شوال کی تیرھویں تاریخ ۱۹۴ھ بروز جمعۃ المبارک ہوئی۔

معجزہ صغر سنی آپ کا بینا ہونا

آپ کی آنکھیں صغر سنی میں جاتی رہی تھیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے خدا کے حضور دعا کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے نیک بخت خدا نے تیری مناجات کو سنا۔ اور تیرے بچہ کی بینائی لوٹا دی ہے۔ حضرت امام بخاری صبح بیدار ہوئے۔ تو بینا تھے۔

شغف حدیث

قرون اولیٰ میں دینی علوم میں سے احادیث بالاسناد بیان کرنا نہایت ضروری علم سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ دس برس کی عمر میں ہی آپ نے احادیث یاد کر کے مجالس میں دیگر علماء کبار کو سنانی شروع کیں۔ ابن مبارک رح اور وکیع رح دو بھی اصول احادیث کے امام تھے کی کتابیں آپ نے ازبر کرلی تھیں۔

صحیح بخاری مرتب کرنے کی وجہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور کبار تابعین رح کے زمانہ میں ترتیب و تبویب احادیث کی رسم نہ تھی۔ اس لئے کہ مبادا اسلام میں قرآن اور احادیث ایک دوسرے میں مدغم نہ ہو جائیں۔ لیکن جب قرآن کریم عہد عثمانی کے بعد تمام ممالک میں پھیل گیا۔ اور علماء مختلف ممالک و امصار میں پھیل گئے۔ خوارج۔ روافض وغیرہم کی بدعات ظاہر ہوئیں۔ تو تابعین کے اخیر زمانہ میں احادیث کی ترتیب و تبویب شروع ہوئی۔

اول اول ربیع بن صبیح۔ سعید بن ابی عروہ وغیرہم نے مختلف ابواب میں مختلف تصانیف لکھیں آخر کار طبقہ ثالثہ کے بڑے لوگ ترتیب احادیث کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام مالک رح نے موطا تصنیف کی۔

ابو محمد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریح رح نے اپنی کتاب مکہ میں۔ ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمر اوزاعی نے شام میں اور ابو عبداللہ سفیان بن سعید ثوری رح نے کوفہ میں۔ ابو سلمہ حماد بن سلمہ ابن دینار رح نے بصرہ میں اپنی اپنی تالیفات مرتب کیں۔ اس کے بعد بعض ائمہ کبار کو یہ خیال ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث خاص طور سے بالاسناد جمع کی جائیں۔ یہ خیال دوسری صدی ہجری کے اواخر میں پیدا ہونے پر عبداللہ کوفی رح نے ایک مسند۔ مسدد بصری رح نے ایک مسند اور اسد اموی رح نے ایک مسند اور نعیم خزاعی رح نے ایک مسند مرتب کی۔ اور بعض ائمہ نے ابواب اور اسانید دونو طرز سے تالیف مرتب کی۔

حضرت امام بخاری رح نے جب یہ تمام کتب ملاحظہ کیں۔ تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتابوں میں صحیح حسن اور ضعیف سب قسم کی احادیث موجود ہیں۔ تو آپ نے ایک صحیح کتاب لکھنے کا قصد فرمایا۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضرت امام بخاری رح نے اپنا ایک خواب درج کیا ہے۔ کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر پنکھا جھلا رہا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے کوئی چیز اڑا رہا ہوں۔ تعبیر بتانے والوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ کو دور کرو گے۔ یعنی ان روایتوں کی تغلیط کریں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غلط منسوب کی جاتی ہیں۔

حضرت امام بخاری رح کا حافظہ

حضرت امام بخاری رح بیان فرماتے ہیں۔ کہ چھ لاکھ احادیث میں سے میں نے یہ مجموعہ انتخاب کیا ہے۔ اور کوئی حدیث نہیں لکھی۔ جب تک غسل نہیں کیا۔ اور دو رکعت نوافل نہیں گذارے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد صحیح بخاری کے متعلق

ان امور سے آپ کے تبحر علمی اور زہد و عبادت کا حال بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کس پائے کے بزرگ تھے۔ چنانچہ آپ کی کتاب کے متعلق اس زمانہ کے حکم عدل حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام کا فرمان ہے۔ کہ بخاری شریف اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

بخاری شریف میں کتنی احادیث ہیں

صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر ۷۲۷۵ احادیث ہیں۔ اگر ان میں سے مکرر احادیث (یعنی جو دو دو یا اس سے زیادہ دفعہ مختلف ابواب میں بیان ہوئی ہیں) نکال دی جائیں۔ تو قریباً چار ہزار باقی رہتی ہیں۔

کسب معاش

آپ اباً عن جدٍ تاجر پیشہ تھے۔ آپ کے والد محترم بھی نہایت متقی اور ایماندار تھے۔ چنانچہ مرتے وقت انہوں نے فرمایا۔ کہ میرے مال میں کوئی روپیہ حرام یا شبہ کا نہیں۔ حضرت امام بخاری رح کو ترکہ میں بہت روپیہ ملا تھا۔ جس کو آپ نے تجارت میں لگا دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کی ساری عمر خوشحالی میں گذری۔ آپ کا رجحان چونکہ دینی علوم کی طرف تھا۔ ایک شخص پر آپ کا پچیس ہزار قرض ہو گیا۔ لوگوں نے کہا۔ نالش کرو۔ لیکن آپ نے نالش نہ کی۔ اور اس سے دس روپیہ ماہانہ قسط کی ادائیگی پر صلح کرلی۔

سخاوت

آپ طالب علموں پر بہت احسان کرتے تھے۔ اور ان کے تعلیمی اخراجات کے متکفل ہوتے تھے۔

حضرت امام بخاری رح معاصرین کی نظر میں

آپ کے معاصرین محدثین نے آپ کے مناقب اور علو شان میں بہت کچھ کہا ہے۔ لیکن بخوف طوالت ایک شعر بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے۔ ؎

المسلمون بخیر مابقیت لھم
ولیس بعدک خیر حین تفتقد

یعنی جب تک آپ مسلمانوں میں ان کے لئے سراسر بہتری اور بھلائی ہے اور جب آپ نہ رہے۔ تو ان کی بہتری اور بھلائی بھی جاتی رہے گی۔

علم کی قدردانی

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک سفر سے بخارا میں واپس آئے۔ تو وہاں کے امیر خالد ابن احمد ذہلی نے پیغام بھجوایا۔ کہ میرے پاس کتاب الجامع (صحیح بخاری) اور کتاب التاریخ لیکر آؤ۔ تا میں سنوں۔ آپ نے ایلچی سے کہا۔ کہ امیر کو جا کر کہدو۔ کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا۔ اگر اسے شوق ہے۔ تو خود میری مسجد یا گھر میں آوے۔ چنانچہ امیر اور امام بخاری رح میں ناچاقی ہوئی۔ دوسرا واقعہ اسی مذکورہ بالا امیر کے متعلق یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے ایلچی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میرے دو بچوں کو بخاری شریف کا درس دیا کریں۔ تو آپ نے جواباً کہلا بھیجا۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ علم کی باتیں خاص لوگوں کو سناؤں۔ اور عام لوگوں کو نہ سناؤں۔ چنانچہ اس جواب سے امیر نے اپنی ہتک محسوس کی۔ اور آپ کو شہر بدر کر دیا۔

وفات

امام بخاری رح شہر بدر ہو کر خرتنگ مقیم ہوئے۔ یہ موضع نواح سمرقند میں ہے۔ یہاں آپ کے کچھ اقرباء تھے۔ چنانچہ آپ نے چند روز کی علالت کے بعد ایک ماہ کے قیام کے اندر وہیں انتقال فرمایا۔ امام بخاری رح کی وفات ہفتہ کی رات (عید الفطر کی شب) میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر کچھ دن کم باسٹھ برس کی تھی۔

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

ضلع سیالکوٹ کے مندرجہ ذیل حلقوں میں اصحاب ذیل کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اپریل ۵۰ء تک امیر مقرر فرمایا ہے:۔

(۱) حلقہ دانہ زید کا۔ چودھری بشیر احمد صاحب
(۲) جانگریاں۔ مولوی غلام رسول صاحب
(۳) کھیوہ باجوہ۔ چودھری بشیر احمد صاحب پنچایت آفیسر۔ (۴) بہلولپور۔ چودھری عنایت اللہ صاحب۔ امیر۔ چودھری غلام رسول صاحب (نائب امیر) (۵) پوہلاں مہاراں چودھری

19

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ

(۴)

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

قطب

لوگوں نے ابدال اور قطب وغیرہ کی اصطلاحوں کی حقیقت نہیں سمجھی۔ ابدال درحقیقت وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور ہر اس بدی و معصیت کو ترک کر کے جو کسی نہ کسی رنگ میں ان میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بالمقابل نیکیوں کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح پر وہ گویا ایک نئے انسان بن جاتے ہیں۔ اسی طرح قطب کا مقام حقیقت میں قیام فیما اقام اللہ کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ وہ مصائب اور مشکلات کی چکی میں پس جاتا ہے۔ لیکن اس کے ایمان باللہ میں کمی نہیں آتی۔ وہ استقامت کا ایک مظہر ہوتا ہے۔ اور جب کامل استقامت کا مظہر ہو جاتا ہے تب وہ اس کا مصداق ہوتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔ اور یہی وہ مقام ہے جو صوفیوں کی اصطلاح میں قطب کہلاتا ہے۔ پس میں سیٹھ غوث کو ایسی استقامت کے اس مظاہرہ کی وجہ سے اگر قطب کہوں تو بے جا نہیں۔

اہل بیت کی محبت

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب نے بیعت کے بعد جس احساس و اضطراب کو اپنے اندر پایا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سعادت کو باوجود پانے کے آپ کے فیض صحبت سے محروم رہ جانے کا کرب تھا۔ یہ احساس انہیں ہر وقت بیقرار رکھتا۔ اور چونکہ اس کی تلافی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ یہ عاشقانہ جذبہ ان کو صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرتے وقت بے تاب کر دیتا۔

لوگ اس فلسفہ سے عام طور پر واقف نہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین محبت کی ایک بجلی اپنے خدام میں پیدا کر دیتے ہیں۔ اور وہ عاشقانہ رنگ اپنے مطاع و محبوب میں دیکھتے ہیں۔ اور بظاہر ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ رقابت ان میں باہم نفرت نہیں پیدا کرتی۔ بلکہ محبت و اخوت کے جذبات کو بڑھا دیتی ہے۔ اس لئے حضرت سیٹھ صاحب جب کسی صحابی سے ملتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ آیا ہوں۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ میں ان کی علالت کے ایام میں جب کبھی عیادت کو گیا تو ان کے جذبات کو دیکھ کر ڈر جاتا کہ کہیں حرکت قلب بند نہ ہو جائے۔ ایک نہ رکنے والا سیلاب گریہ ان پر طاری ہوتا تھا۔ اس لئے میں نے یہ معمول کر لیا کہ باہر سے خیریت دریافت کر کے چلا آتا۔ بہر حال ان کو یہ شدید غم تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ دیکھا۔ اور آپ کی خدمت کا موقعہ نہ ملا۔ اس خصوص میں ان کی حالت حضرت منشی اروڑے خاں صاحب رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے جو بعد وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام سونے کے سکے نذر پیش کرنے کے لئے آئے اور بیتاب ہو گئے۔

حضرت سیٹھ صاحب نے اپنے ایمان کی ترقی کے لئے اور اس متاع گم گشتہ کو پانے کے لئے اہل بیت مسیح موعودؑ سے محبت و اخلاص میں ترقی کرنا ضروری سمجھا۔ الفضل کے پڑھنے والوں میں سے بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میرا ہمیشہ سے یہ مذہب رہا ہے کہ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے۔

میں نے اپنے اس عقیدہ کا ہمیشہ اعلان کیا۔ اور میرے نادان دوستوں نے جو مجھے اپنا مخالف سمجھتے ہیں سلسلہ احمدیہ میں شیعیت کا بانی قرار دیا۔ اور میں نے انہیں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کے الفاظ میں جواب دیا کہ اگر اہل بیت سے محبت شیعی ہوتا ہے تو مجھے اس شیعیت پر ناز ہے۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ ایمان کی تکمیل اس محبت میں مخفی ہے۔ میری سمجھ میں اب کبھی جبکہ میں ۸۵ویں سال میں جا رہا ہوں نہیں آتا کہ ان ہمارے بھائیوں کو کیا ہو گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیاروں کو نور ذریعہ محبت سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے اہل بیت جگر کے ٹکڑوں کو جن کے اجسام حضرت مسیح موعودؑ کے گوشت اور خون کا جزو ہیں برا کہتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

ذوق سخن اور طرف لے گیا۔ نہیں نہیں مقصد ہی کی طرف لے گیا۔ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب نے اس راز کو سمجھا اور خوب سمجھا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جسم عنصری کے ساتھ ہم میں موجود نہیں۔ مگر آپ کا قائم کیا ہوا سلسلہ۔ آپ کی تعلیم۔ اور آپ پر نازل شدہ خدائی وحی آپ کے اعجازات اور سب سے بڑھ کر آپ کے اہل بیت ہم میں موجود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے ایمان کی تکمیل کے لئے اہل بیت سے محبت کو مقدم کیا۔ اور اس جذبہ نے ان میں سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں کی روح نفخ کر دی۔ ان کی زندگی میں ایک پاک انقلاب ہوا۔ اور وہ حقیقی معنوں میں ابدال بن گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے تعلقات فدائیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے اپنے تعلقات کو اس قدر بڑھایا۔ اور وہ ایسے رنگ میں رنگین ہوئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دوسرے ممبران خاندان نبوت نے انہیں اپنے خاندان کا ایک فرد سمجھا۔ اور بارہا اپنی تقریروں اور مختلف تقریبوں میں اس کا اظہار فرمایا۔ یہ معمولی بات نہیں۔ اور ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ یہ مقام ہر شخص کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اسے پا سکتا مگر وہی جو اس راہ پر چلے جو اس منزل مقصود تک پہنچاتی ہے۔ یہ راہ دولت مندوں کے لئے یا علماء کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ ایک عام شارع ہے۔ اس کے لئے سونے چاندی کے سکے یا فضیلت کی پگڑیاں اور عمامے بکار نہیں۔ اس راہ کا اذوقہ ہے اخلاص دلسوزی۔ وفا اور پھر اپنے مطاع کے لئے ہر قربانی پر آمادگی۔

سیٹھ غوث رضی اللہ عنہ نے اس راز کو سمجھا۔ ان صحابہ کی طرح جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت میں سمجھا۔ اور جن کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ہی وجود کے اجزاء سمجھا۔

یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ سیٹھ غوث صاحب اس خصوص میں تنہا ہیں۔ نہیں نہیں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو اس راہ پر فدا ہیں۔ میں یہاں ذکر سیٹھ غوث صاحب کا کر رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے تعلقات کو ایسا بڑھاؤ۔ کہ ہم تمہیں ہر حالت میں پہچان لیں۔ پس سیٹھ غوث صاحب نے اس اصل کو مدنظر رکھ کر قدم اٹھایا اور منزل مقصود کو پا لیا۔ (باقی)

۲۹ رمضان المبارک اور تحریک جدید

یاد رکھو جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہ وہی ہیں جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے نتیجہ آتا ہے۔ اور انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔

تحریک جدید دفتر اول کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم کے مخلص مجاہد نوٹ فرماویں کہ سال نصف سے زیادہ گذر گیا۔ احباب کو اپنے وعدوں کی رقوم ۲۹ رمضان المبارک تک پوری داخل کر دینی چاہئیں۔ تحریک جدید کے ایسے مخلصین کے نام حضرت کے حضور انشاء اللہ دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس شہری، زمیندار اور بیرون ہند کی جماعتیں اور دوست تحریک جدید کے وعدوں کے علاوہ غلہ فنڈ کی رقوم بھی ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب لیں۔

وکیل المال تحریک جدید

ایک نہایت نفع مند کام

پرسیپن مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے اور جب تک کہ کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کیساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے تو اُسے پانچ سو روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو مانگ اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کیلئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں جو پرسیپن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

دوائی "فضل الٰہی" بے نظیر ثابت ہوئی

مکرمی محترمی مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دواخانہ خدمت خلق کی تیار کردہ دوا "فضل الٰہی" استعمال کرائی دوا اپنے نام کے لحاظ سے بے نظیر ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے موجد کو جزائے خیر دے۔
قیمت مکمل کورس علاوہ محصولڈاک سولہ روپے ۱۶ عہ

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

عمر بھر کا روگ دور کرنے والی لاثانی دوا
ہمدرد نسواں!!

یہ بے مثل دوا اسم بامسمیٰ ہے عورتوں کے حق میں اس کی سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے۔ کہ یہ بفضلہ اٹھرا جیسے موذی مرض سے کامل نجات دلاتی ہے۔ اور کیوں نہ دلائے جبکہ اس کو خاص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے تحریر فرمودہ نسخے کے عین مطابق نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دوا نہیں بلکہ بے چراغ گھروں کا نور اور زخم خوردہ ماؤں کے دل کا سرور ہے حمل کا گر جانا مردہ بچوں کا پیدا ہونا یا بچوں کا بعد پیدائش ہچکی۔ ام الصبیان اور سوکھے جیسی بیماریوں کا شکار ہو ہو کر جان دیدینا۔ بچوں کا نامکمل خلقت یا حد درجہ لاغری کی حالت میں پیدا ہو کر جلد مر جانا وغیرہ وہ عوارض ہیں۔ کہ جن کے حق میں یہ دوا سم قاتل ہے اور ان عوارض کی دشمن ہوتے ہوتے ہمدرد نسواں کے نام سے مشہور ہے۔ خالص ترین مفردات سے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے حد درجہ زود اثر ہے۔
قیمت مکمل کورس عہ ۲۰ فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

دنیا کے تمام ڈاکٹروں اور اطباء کا
متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اگر آپ کو **صحت اور تندرستی کا خیال ہے** تو طبیہ عجائب گھر قادیان کا منجن لاجواب استعمال کیجئے اس کا استعمال مریض اور تندرست دونوں کے لئے مفید ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آپ کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھیگا۔ اور آپ کے دانت موتیوں کی طرح سفید اور چمکدار ہو جائینگے۔ اس میں نہایت بیش قیمت زود اثر اجزاء شامل ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ضروری خبریں

ہندوستان کی آزادی کا مسودۂ قانون

آئندہ پندرہ ۱۵ دنوں میں منظور ہو جائے گا

لنڈن ۳ جون - کل برطانوی کابینہ نے ہندوستان کی دو حکومتوں کو درجہ نوآبادیات دینے کے مسودہ قانون کی منظوری دیدی - آج دارالعوام میں یہ مسودۂ قانون پیش کر دیا جائے گا۔ پہلے خیال تھا کہ آج سے تین ۳ دن بعد اسے دارالعوام میں پیش کیا جائے گا۔ لیکن گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں وائسرائے ہند اور ہندوستانی لیڈروں کے مشورہ کے بعد پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے - اب امید ہے کہ آئندہ پندرہ ۱۵ دن کے اندر اندر یہ بل قانون کی صورت اختیار کر لے گا - اس بل کا نام "ہندوستان کی آزادی کا بل" ہوگا - آئندہ جمعرات کو اس پہ دارالعوام میں عام بحث ہوگی ؛

مغربی پنجاب کی لیگ پارٹی کی قیادت

لاہور ۳ جون - آج مغربی پنجاب کے تیس ۳۰ مسلمان ایم - ایل اے کی ایک میٹنگ میں ملک فیروز خاں نون نے اعلان کیا کہ چونکہ ممبران اسمبلی کی اکثریت نے مجھ سے لیگ پارٹی کی قیادت سنبھالنے کی درخواست کی ہے - اس لئے میں نے مغربی پنجاب کی لیگ اسمبلی پارٹی کا لیڈر بننا منظور کر لیا ہے بشرطیکہ مسٹر جناح اسے منظور کر لیں - آپ نے کہا صوبے کی تقسیم کی وجہ سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - اس کی وجہ سے لیگ پارلیمنٹری پارٹی توڑ دی گئی ہے -

خاکسار تحریک بند کر دی گئی !

لاہور ۳ جولائی - خاکسار تحریک کے بانی مسٹر عنایت اللہ مشرقی نے خاکسار تحریک کو ختم کر دینے کا اعلان کر دیا ہے -

آپ نے ایک بیان میں کہا تقسیم ہند کے بعد نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے ہندو مسلم اتحاد کی کوئی امید نہیں رہی - اور خود مسلمان کئی حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں - ان حالات میں اس تحریک کی اب کوئی ضرورت نہیں سمجھتا لہذا اسے توڑنے کا اعلان کرتا ہوں ؛

حکومت نظام کی طرف سے دو کمیٹیوں کا تقرر

حیدرآباد ۳ جولائی نظام گورنمنٹ نے ایک کمیٹی نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم کی صدارت میں مقرر کی ہے - یہ کمیٹی ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے سمجھوتے کرنے کے لئے گفت و شنید کرے گی - ایک اور کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی ہے کہ وہ ریاست سے ریزیڈنسی کو ختم کرنے - اور ریاست کی حدود میں واقع برطانوی چھاؤنیوں کو واپس لینے کے لئے حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کرے - امید ہے کہ دونوں کمیٹیاں بہت جلد کام شروع کر دیں گی

عدم تشدد بالائے طاق

دیوان ٹراونکور کا بیان

ٹریونڈرم ۲ جولائی - مسٹر نہرو کی تقریر پر اظہار خیال کرتے ہوئے جو انہوں نے حال ہی میں دہلی پولیٹیکل کانفرنس میں کی تھی ٹراونکور کے دیوان مسٹر سی - پی راماسوامی آئیر نے کہا کہ مسٹر نہرو تو ریاستوں کی آزادی کے بارے میں عدم تشدد کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر علی الاعلان طاقت کے استعمال پر اتر آئے ہیں - لیکن بوجہ کثرت کے آپ کی دھمکیاں بے اثر ہو چکی ہیں اور یہ باور کرنا مشکل ہے کہ وہ خود بھی ان دھمکیوں کو کوئی اہمیت دیتے ہیں - ٹراونکور کے باشندے آزادی کے خواہاں ہیں - اور اس سلسلے میں وہ ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں - لیکن کسی حال میں بھی وہ کسی قیمت پر دھمکیوں سے ڈر کر ہتھیار ڈالنے والے نہیں ؛

تاریخ خون سے لکھی جائیگی

اگر ....؟

لنڈن ۲ جولائی - عراق کے صحافتی وفد (جو آجکل انگلستان کا دورہ کر رہا ہے) کے لیڈر نورالدین داؤد نے ایک ڈنر کے موقعہ پر جو وفد کے اعزاز میں برطانوی وزارت خارجہ کے دفتر میں دی گئی تھی - کہا بیشک عراق سوڈان کے مسئلہ سے بھی گہری دلچسپی رکھتا ہے لیکن قضیہ فلسطین کے مقابلہ میں سوڈان کا معاملہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا فلسطین کا معاملہ کوئی مقامی جھگڑا نہیں - بلکہ تمام عرب قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہے - کیونکہ فلسطین سے تمام عرب ممالک پر بآسانی حملہ کیا جاسکتا ہے یہودی نتیجے کے بارے میں پُر امید نظر آتے ہیں - اگر یہودی اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گئے - تو پھر عرب اپنے خون سے تاریخ کو مرتب کر کے چھوڑیں گے ؛

حکومت پاکستان کے دفاتر

سردار عبدالرب نشتر نے ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان گورنمنٹ کے دفاتر اگست تک کراچی میں قائم ہو جائیں گے - آپ نے کہا اگر کراچی میں گنجائش ہوئی تو سندھ گورنمنٹ کے دفاتر بھی وہیں رہیں گے - جب آپ سے پوچھا گیا - پاکستان میں کس طرز کی حکومت قائم کی جائے گی - تو آپ نے کہا اس سوال کا جواب پاکستان دستور ساز اسمبلی ہی دے سکتی ہے جو ایک خود مختار ادارہ ہوگا - آپ نے کہا ہندوستان اور پاکستان دونوں حکومتوں کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ باہمی تعاون اور سمجھوتے سے کام کریں - اور گذشتہ اختلافات کو بالکل فراموش کر دیں ؛

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے سر آغا خاں کی ملاقات

لنڈن ۲ جولائی - رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھ کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خاں کا یورپ سے لنڈن جانے کا مقصد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے پاکستان اور مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن کے بارے میں تبادلہ خیالات تھا - دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ ریاستوں کی آئینی پوزیشن تک ہی محدود نہ تھی کہ جس کی وضاحت کے لئے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لنڈن آئے ہوئے ہیں - سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لارڈ لسٹوول اور دیگر برطانوی افسران سے مل چکے ہیں - اور عنقریب مسٹر اٹیلی سے ملاقات کرنے والے ہیں - آپ وسط جولائی میں واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؛

مسلمانوں کو گمراہ کرنیوالے !

سلہٹ ۲ جولائی - بنگال کے وزیر اعظم مسٹر حسن شہید سہروردی نے ایک پبلک جلسے میں جمعیۃ العلماء کی خلاف لیگ کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علماء جو کہ کانگرس کے ایجنٹ ہیں سلہٹ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کسی طرح بجائے پاکستان کے ہندوستان میں ہی شامل رہیں - میں نہیں سمجھ سکتا کہ مسلمانوں کو دنیا کی نگاہوں میں ذلیل کرنے سے ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے ؛

پاکستانی صوبوں کے گورنر

نئی دہلی ۳ جولائی - ۱۵ اگست کے بعد سے پاکستانی صوبوں میں ہندوستانی گورنر متعین کر دیئے جائیں گے - سندھ مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب کیلئے علی الترتیب مسٹر چندریگر - مسٹر فیروز خاں نون اور مسٹر ناظم الدین کے نام لئے جا رہے ہیں - مسلمان افسروں اور دیگر عملہ جات کا پہلا گروپ جنہوں نے کہ پاکستان میں ملازمت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے - اگلے دو ہفتے کے اندر اندر کراچی پہنچ جائے گا ؛

پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ میٹرکولیشن کا نتیجہ ۱۲ جولائی کو شائع کیا جائے گا